ڈاکٹر خانم سعیدہ امان
34-Ismait Street Kolkata 14 (WB)

شائق کشمیری

اسلام نے کشمیری معاشرے کی قلب ماھیت کرنے کے علاوہ اپنی گسترش اور پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ فارسی زبان وادب کے دامن کو بتدریج وسعت دی۔ کشمیر میں فارسی زبان وادب کی بڑی شاندار تاریخ رہی ہے فارسی اگرچہ وہاں کی بول چال کی زبان نہیں تھی لیکن اس نے یہاں کی تہذیبی زندگی کو حسب طور پر متاثر کیا ہے اور معیار ومقدار ہر اعتبار سے اس زبان میں وہاں جسقدر شعری وادبی سرمایہ ملتا ہے۔ یہ وہی زبان ہے جو کشمیر میں تبلیغ دین کا اولین وسیلہ بنی خانقاہوں، مسجدوں اور تاریخی عمارتوں پر کندہ عبارتوں اور کتبوں کی صورت میں یہ زبان آج بھی اپنے شاندار ماضی کی داستان سناتی ہے فارسی کی ایک خوش نصیبی یہ بھی رہی کہ جن مسلمان شاہی خاندان کی اس خط پر حکومت رہی انہیں سے بیش تر کی زبان فارسی ہی تھی قدرتی طور پر انہوں نے لوگوں نے ''وادی کشمیر کو ایران صغیر'' کہا تو انکے ذھن میں صرف یہی بات نہیں رہی ہوگی کہ یہاں کے مناظر رسم ورواج، لوگوں کی رہن سہن اور یہاں کی آب وہوا ایرانی وسط ایشیائی متعلقات سے مماثل ہے شاعروں وادیبوں کی تخلیقات وتحریرات آج بھی اس دور کی تصویر دکھاتی ہیں جس دور میں ایک طرف اس ادبی اور علمی زبان کو شاہی

Scanned with CamScanner

سرپرستی حاصل تھی اور دوسری طرف عوام الناس میں اس کے تئیں عقیدت واحترام کا جذبہ پایا جاتا تھا فارسی زبان کا رواج کشمیر میں مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی شروع ہوگیا تھا رفتہ رفتہ اس خطئہ کے لوگوں نے اس زبان میں اتنی مہارت بہم پنہچائی کہ فارسی یہاں کی علمی اور ادبی زبان بن گئی اس خطے میں فارسی زبان وادب اور ایرانی تہذیب وتمدن کا بڑا گہرا اثر ہے قدرت نے اس خطہء ارض کو اپنی بے پناہ نعمتوں سے مالامال کیا ہے۔

رفتہ رفتہ یہاں فارسی زبان اور وسط ایشیائی کلچر کا رواج ہوا اور ایک وقت ایسا بھی آیا جب مسلمانوں کی ایک خاص بڑی تعداد یہاں موجود تھی جو فارسی سے آشنا تھی اور سلطان شہاب الدین کشمیری کے زمانے تک موجو تھے ''فتوی شہابی'' انکی مشہور فارسی تصنیف زین العابدین بڈشاہ کے دربار کے ملک الشعراء ملا احمد کشمیری فارسی نثری انداز تحریر کا ایک بہترین نمونہ بھی ہے شاعر لعل محمد توفیق نے مثنوی احوال ملک کشمیر کے علاوہ غزلیات، رباعیات، قصائد اور فردیات کا ایک ضخیم دیوان چھوڑا ہے اور عبدالوہاب شائق نے مثنوی ''ریاض الاسلام'' (شاھنامہ اسلام در کشمیر) لکھکر کشمیر کے فارسی ادب کو مالا مال کیا جنہوں نے مجموعی طور پر فارسی زبان وادب کے دور انحطاط میں بھی اپنی ادبی ساعی سے اس چراغ کو فروزاں رکھا ذیل میں فارسی شاعر عبدالوہاب شائق کا ذکر کیا جاتا ہے۔

منم شائق عاصی مداح خوان نوشتم زسادات دین و داستان

رقم کردہ ام نسخہء جان فزا پی دردمندان برات شفا

شائق (عبدالوہاب):۔ شائق تخلص اور نام عبدالوہاب تھا والد محترم کا نام پیر فیروزالدین تقریباً دوسو پینتیس (۲۳۵) سال قبل جیل ولر کے کنارے کھویہامہ سے متصل گنڈ ودچھنہ بانڈی پورہ (کشمیر) میں ۱۱۲۷ھ مطابق ۱۷۱۵ء میں پیدا ہوئے اور اپنے آبائی وطن میں ہی راہی عالم بقا ہوئے جب حضرت امیر کبیر میر سید علی ھمدانی کے ہمراہ سادات اور علاماء وفضلا کی جو جماعت کشمیر آئی اور یہاں مقیم ہوئی سید احمد قریشی اس زمانے میں گنڈ ودچھنہ کھویہامہ میں مقیم ہو گئے اور آپ کے ہمراہ ایک باکمال صوفی ملا میر بھی تھے دونوں حضرات نے اسی گاؤں میں بودوباش اختیار کی اور دینی خدمات انجام دیتے رہے سید احمد قریشی نے شروع شروع میں جب دچھنہ گاؤں میں قیام کیا تو اس وقت زین العابدین بڈشاہ ولر میں ''زینہ لنک'' تعمیر کروا رہے تھے گنڈ ودچھنہ میں اس وقت کوئی آبادی نہیں تھی حضرت سید احمد قریشی کے اصرار پر ملا میر نے شادی کی عبدالوہاب شائق کے والد بزرگوار پیر محمد فیروز معروف بہ ملا فیروز مفتی اسی ملا میر کی اولاد میں سے ہیں اس خاندان کا ایک پچاسی سالہ معمر شخص پیر احمد شاہ اب بھی گنڈ ودچھنہ میں مقیم ہے اور وہاں پر امامت کا فریضہ انجام دیتا ہے اسکا کہنا ھیکہ اس کے والد پیر محمد سلطان دادا پیر عبدالستار اور پیر دادا پیر محمد جمال، پیر عبدالوہاب شائق کی اولاد میں سے ہیں اس اعتبار سے پیر احمد سے عبدالوہاب شائق ابن پیر فیروز ابن ملا میر صوفی گنڈ ودچھنہ میں اسوقت بھی پیر خاندان کے لوگوں کی اکثریت آباد ہے اور یہ لوگ اپنے آپکو ملا میر صوفی کی اولاد جانتے ہیں۔

ملا میر صوفی:۔ نے اپنے فرزند ملا فیروز (شائق کے والد) کو عربی اور

Scanned with CamScanner

فارسی کی تعلیم دی ملا فیروز اس وقت کے ایک سرکردہ مرزا حیدر کی صحبت میں بھی رہے اور فیضیاب ہوا جوانی کی عمر تک وہ حافظ کلام اللہ ہو چکے تھے پھر حدیث وفقہ کی تحصیل و تدریس کی تکمیل کے بعد آپ حج بیت اللہ سے فیضیاب ہو کر لوٹ آئے اس کے بعد مفتی کشمیر کے رتبہ پر فائز ہوئے ان دنوں کشمیر میں شعیہ سنی فساد زوروں پر تھا آتش زنی اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا اور دونوں فرقے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے تھے کشمیر ملا فیروز اور انکے شاگرد محمد یوسف شہید کروا دیئے گئے شہادت کے وقت ملا فیروز کی عمر سترہ سال سے زیادہ تھی۔ معلوم نہیں کہ عبدالوہاب شائق کی عمر اپنے والد کی شہادت کے وقت کیا تھی لیکن قرن قیاس ہے کہ بلوغیت کے قریب تھے شائق بچپن سے ہی نہایت ذہین اور شریف الطبع تھے اپنے نامور عالم دین والد ملا فیروز سے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور قرآن پاک اور احادیث کے مطالعہ کا انہیں گہرا ذوق تھا مسائل شریعت میں شائق کو عبور حاصل ہو چکا تھا چنانچہ اس زمرے میں آپکی شہرت بہت جلد دور دور تک پہنچی تھی۔

بطفلی جو مرغوب نواب شد　　ازاں نام او عبدِ وہاب شد

شائق مشہور پیر خاندان کے چشم و چراغ تھے اس لیے لوگ انکی طرف رجوع کرنے لگے وہ درویشانہ زندگی گزارنے لگے پہلے وہ اپنے گاؤں میں ہی مسجد میں امامت کرتے رہے اس کے بعد راجہ سکھ جیون مل کے درباری شعراء میں شامل ہوئے یہ دعوت سکھ جیون کے دربار کے ملک الشعراء مولوی محمد توفیق کی تحریک سے ملی مولوی محمد توفیق ملک الشعارء کی حثیت سے جیون مل کے درباری شعراء میں سرفہرست تھے چنانچہ بعض تذکرہ نگاروں نے انہیں غنی کشمیری کے بعد سب سے بڑا شاعر قرار دیا لیکن ایک

Scanned with CamScanner

بڑے عالم دین عمدہ شاعر اور ایک باکمال بزرگ ہونے کی حثیت سے شائق کو دربار میں جسقدر راور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا وہ کم ہی شعراء کو نصیب ہوسکا۔

عبدالوہاب شائق کا ایک دیوان غزلیات بھی ہے انکی غزلوں میں اخلاق و عرفان کی عکاسی ہوتی ہے تاریخ گوئی میں بھی انہیں بڑا ملکہ حاصل تھا اور تصوف، منطق اور معمہ گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے شائق کا ادیوان غزلیات بھی ہے دیوان شائق کے آغاز بسم اللہ الراحمن الرحیم لکھا ہوا ہے دیوان کی پہلی غزل یوں شروع ہوتی ہے۔

ای سنگدل ز حالم مشو خدارا　　تو شاہ ملک حسنی رحمی بکن خدا را
امروز نیست چون من کس دردمندونالان　　ظالم ترحمی کن مظلوم بی نوا را
از من چو رخ نمودی آرام دل ربودی　　جو روستم فزودی، رسم این بود شما را
امن واماں ز دنیا شائق طع چہ داری　　از برق بس زیا نہا روزی رسد گیاہ را

یہاں شائق کی بعض غزلیں بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں۔

تافت ازمن روی وبا اغیار دارد التفات　　شد چوگنج ازمن نہان باماردارد التفات
تا کی از اغیار نالم زار بیرحمت یار　　ہمچو کامل بے وفا باخار دارد التفات
ترک آن موی میان ہندوی زلفت کی کند　　کافر بدکیش باز دارد التفات
تونداری رحم بہرحال خراب بیدلان　　خودطبعیت آخر بہ ہر بیمار دارد التفات

تازہ گوئی میکند شائق چو پیران کہن
نوجوانی او چوبا اشعار دارد التفات

دوسری غزل کے چند اشعار اسطرح ہیں۔

Scanned with CamScanner

غریبم آن نگار بے وفا از حال من فارغ بگلزار است گل خندان واز سرغ چمن فارغ
غبار کوی جانان را صبا لطف گر آرد شود از منت کمل الجواہر چشم من فارغ
غنیمت داں بہار نوجوانی کامرانی کن شراب ارغوانی کش زغم شود در چمن فارغ
غضب را لطف پندار در رضای یاری خواہد بود شائق زقہر و مہر آن پیمان شکن فارغ

شائق کی غزلوں میں درد و کرب، رنج و غم اور فراق و جدائی کا احساس بڑی شدت کے ساتھ ملتا ہے کبھی حافظ کی طرح زاہدوں اور ملاؤں کی ظاہر داری کو فریب کاری سے تعبیر کرتے ہیں اور کبھی زمانے کی بے راہ روی اور اس ارض جنت نظیر کے اجڑنے اور برباد ہونے کا احساس دلا کر ایک حزینہ فضا پیدا کرتے ہیں کبھی تصور ذات باری تعالیٰ میں کھو جاتے ہیں اور کبھی محبوب کے غم ہجران یا اُسکی زلف و خط کی یاد میں گویا ہوتے ہیں انکی غزلوں میں متصوفانہ مضامین بھی ہیں اور مجازی حسن و عشق کی کیفیات بھی مناظر فطرت کی عکاسی بھی انکی غزلوں میں خوب ہوئی اور جن غزلوں کا حوالہ دیا جا رہا ہے ان میں ایک خاص بات یہ ہے کہ ہر غزل کے ہر شعر میں پہلا اور آخری حرف ایک ہی ہے دیوان کی پہلی غزل میں ہر شعر حرف ا (الف) سے شروع ہوتا ہے اور اسی حرف پر ختم ہوتا ہے اسی طرح نقل کی گئی غزلوں میں بالترتیب حرف ''ت''، ''غ''، ''ط''، ''ہ''، ''ل''، (بلکہ ل ا)، ''ز'' اور ''ف'' شعر کے دوسروں میں ملتا ہے اور یہ ایک نادر بات ہے حقیقت یہ ہے کہ اسطرح کی کاریگری میں جہاں ایک معمولی شاعر کے یہاں رطب و یابس کی بھر مار ہونے کا احتمال ہے وہاں شائق کے یہاں اس کاریگری میں بھی فنی جمالیت، مضامین کی صحت اور طرز ادا کی فنکاری برقرار رہتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شائق سخن طرازی میں کس قدر مہارت رکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اس بیان کے ضمن میں شائق کی چند غزلیں اور کچھ غزلیہ اشعار ملاحظ ہوں ۔

لا و الّا بخوان ز روی وِلا　　لا جو گنجینه است و گنج الّا

لا و الّاست مجمع البحرین　　مده از چنگ لولوی لا لا

لا زِ لا بصورتست نخست اول　　هست الّا بذات زورِ بلا

لا و الا که نفی و اثباتست　　لا کند نیست زنده است الّا

لا والّا چو خضر راه تو شد　　کی بُرد دزد از کفت کالا

لا که مقراض ما سوا آمد　　می بُرد جامه ز قدالا

لا بصورت چو ذوالفقار آمد　　سرِ کافر بُر بخنجرالا

لا کند محوهر دو عالم را　　ولیِ ملک وحدتست الّا

لال از ذکر غیر شو شائق

قل هوالله بخوان ز روی ولا

☆

زار می نالی تو ساقی سرگراں داری هنوز

باده بعلت بکام دیگران داری هنوز

زینت رخساره ات بس بود خط و خالها

میل گلگونه ز خون عاشقان داری هنوز

زودمی رنجی ز عاشق دیر می آیی بصلح

دل ز دست من ربودی قصد جان داری هنوز

☆

طبیب درد دلم باد واشند مربوط　　سرم بصندل راحت فزانشد مربوط

Scanned with CamScanner

لکھے ہیں۔

شائق قدما کی پیروی کے باوجود اپنا ایک خاص انداز بھی رکھتے ہیں جوان کے انداز وفکر اور سخن سرائی میں انکی انفرادیت کا غماز ہے۔

بحق ہر کہ سودا کند سوداوست
ندار زیان جملہ بہبوداوست

بسودای عشقش برو سود کس
ہمین مایہ اصل سوداست وبس

بسودای دنیای دون دل مبند
گرفتار این دام باشی تو چند

تو برہم چراسیم و زر می نہی
بیا بی عوض دہ اگر یک دہی

بود اصل گوہر ز یک قطرہ آب
ولی در نظر می نماید سراب

بدان اصل دنیاست نقشی بر آب
کہ گردد بیاوی بیکدم خراب

باین گوہر دل ربا دل پیچ
کہ این نکتہ گروا کنی نیست ہیچ

چکوں نے کشمیر پر تقریباً تیس سال حکومت کی شمس چک کے زمانے میں غازی خان اور مرزا معالی نے کئی بار کشمیر کا تخت حاصل کرنے کے لئے آپس میں جنگیں لڑیں ان واقعات کو شائق نے فردوسی طوسی کی طرح نہایت ہی روانی اور سلاست کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ملک شمس را داروئی پیش کرد
مداوای زخم دل ریش کرد

بیاراست لشکر پی کار زار
ز ریگ بیابان فزون در شمار

نہ لشکر کہ طوفان بے داد بود
ز سر تا قدم کوہِ فولاد بود

ز ہر قوم ہمراہِ او فوج فوج
چو دریای جوشندہ آمد بہ موج

ز اقبال پرزور ہمچو جبال
بسی کوہ و صحرا شدہ پائمال

Scanned with CamScanner

مجلس شاعران راجہ فلک اقتدار کوکب احتشام و مشخص شدن نظم شاہنامہ کشمیری و یقین شاعران از روی ''تواریخ زازہ ترنگ''۔

''مثنوی ریاض الاسلام'' میں شائق نے اپنے اور اپنے قبل کے زمانے کی بہت سی تفصیلات بہم پہنچائی ہیں آغاز میں سرورِ کائنات حضرت محمدؐ کے حضور درود سلام اور نذرانہ عقیدت نہایت ہی فنی سلیقہ مندی اور عقیدت سے پیش کیا ہے اولیاء، ریشوں، صوفیوں، عالموں اور بزرگان دین کا تذکرہ انتہائی احترام و عقیدت کے ساتھ کیا ہے اور ساتھ ہی کشمیر میں ان بزرگان دین کی دینی خدمات اور انکے احوال و افکار اور آثار کا تفصیلی تذکرہ نظم کیا ہے۔

کشمیر کی مشہور و معروف شاعرہ ملکہ حبہّ خاتون (زون) کا جسکے بارے میں بیشتر معاصرین اور مورخین خاموش ہیں شائق نے اپنی منظوم تاریخ میں ان اشعار میں ذکر کیا ہے۔

چو بودہ است خاتون حبہّ بنام — یکی عارفہ بود صاحبہ مقام
سخن ہائی خوش داشت آن نغمہ سنج — بادشاہ میداد ہر روز گنج
کلامش بہ سوز و گداز آشنا — ہمی داد با مردہ جان از نوا
سخن ہای او پیش کشمیریان — بود پیش ازان بگردد بیان

شائق ایک عمدہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے محقق اور صف اول کے مورخ بھی تھے اور ''ریاض الاسلام'' اس سلسلے میں ایک بہترین کارنامہ ہے۔ شائق کی حثیت ایک عارف کی حثیت سے بھی قابل ملاحظ ہے نثر میں شائق نے رسالہ ''تعریف فی التصوف'' اور ''شرح مواقف'' کے علاوہ ''شرح شمہ منطق'' پر حاشیے

Scanned with CamScanner

لکھے ہیں۔

شائق قدما کی پیروی کے باوجود اپنا ایک خاص انداز بھی رکھتے ہیں جوان کے انداز و فکر اور سخن سرائی میں انکی انفرادیت کا غماز ہے۔

بحق ہر کہ سودا کند سود اوست — ندار زیان جملہ بہبود اوست
بسودای عشقش برو سود کس — ہمین مایہ اصل سوداست و بس
بسودای دنیای دون دل مبند — گرفتار این دام باشی تو چند
تو برہم چراسیم و زر می نہی — بیا بی عوض دہ اگر یک دہی
بود اصل گوہر ز یک قطرہ آب — ولی در نظر می نماید سراب
بدان اصل دنیاست نقشی بر آب — کہ گردد بیاوی بیکدم خراب
باین گوہر دل ربا دل مپیچ — کہ این نکتہ گروا کنی نیست ہیچ

چکوں نے کشمیر پر تقریباً تیس سال حکومت کی شمس چک کے زمانے میں غازی خان اور مرزا معالی نے کئی بار کشمیر کا تخت حاصل کرنے کے لئے آپس میں جنگیں لڑیں ان واقعات کو شائق نے فردوسی طوسی کی طرح نہایت ہی روانی اور سلاست کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ملک شمس را داروئی پیش کرد — مداوای زخم دل ریش کرد
بیاراست لشکر پی کار زار — ز ریگ بیابان فزون در شمار
نہ لشکر کہ طوفان بے داد بود — ز سر تا قدم کوہِ فولاد بود
ز ہر قوم ہمراہِ او فوج فوج — چو دریای جوشندہ آمد بہ موج
ز اقبال پرزور ہمچو جبال — بسی کوہ و صحرا شدہ پائمال

Scanned with CamScanner

مجلس شاعران راجہ فلک اقتدار کوکب احتشام و مشخص شدن نظم شاہنامہ کشمیری و یقین شاعران از روی ''تواریخ زازہ ترنگ''۔

''مثنوی ریاض الاسلام'' میں شائق نے اپنے اور اپنے قبل کے زمانے کی بہت سی تفصیلات بہم پہنچائی ہیں آغاز میں سرورِ کائنات حضرت محمدؐ کے حضور درود سلام اور نذرانہ عقیدت نہایت ہی فنی سلیقہ مندی اور عقیدت سے پیش کیا ہے اولیاء، ریشوں، صوفیوں، عالموں اور بزرگان دین کا تذکرہ انتہائی احترام و عقیدت کے ساتھ کیا ہے اور ساتھ ہی کشمیر میں ان بزرگان دین کی دینی خدمات اور انکے احوال و افکار اور آثار کا تفصیلی تذکرہ نظم کیا ہے۔

کشمیر کی مشہور و معروف شاعرہ ملکہ حبہّ خاتون (زون) کا جسکے بارے میں بیشتر معاصرین اور مورخین خاموش ہیں شائق نے اپنی منظوم تاریخ میں ان اشعار میں ذکر کیا ہے۔

چو بودہ است خاتون حبہّ بنام — یکی عارفہ بود صاحبہ مقام
سخن ہائی خوش داشت آن نغمہ سنج — بادشاہ میداد ہر روز گنج
کلامش بہ سوز و گداز آشنا — ہمی داد با مردہ جان از نوا
سخن ہای او پیش کشمیریان — بود پیش ازان بگردد بیان

شائق ایک عمدہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے محقق اور صف اول کے مورخ بھی تھے اور ''ریاض الاسلام'' اس سلسلے میں ایک بہترین کارنامہ ہے۔

شائق کی حثیت ایک عارف کی حثیت سے بھی قابل ملاحظ ہے نثر میں شائق نے رسالہ ''تعریف فی التصوف'' اور ''شرح مواقف'' کے علاوہ ''شرح شمہ منطق'' پر حاشیے

Scanned with CamScanner

زشاہان بتقریب سازم بیان	که تاریخ کشمیر یابم عیان

ہزار و صد و سال ہفتاد و چار	شد از ہجر پیغمبر کردگار

که این رکن اول به آخر رسید	دوم رکن از ریشیان سعید

ازین پس سیوم رکن سازم رقم	خدایا توفیق بخش از کرم

که این نامه نماند ز من روزگار	که ذکریست از اولیای کبار

چه میگفتم و در چه پردا ختم	کجا بود او ہم کجا تا ختم

ازان شیخ دین صرفی باکمال	کنم ختم این قصۂ خوش مقال

خلیفه ازان شیخ عرشان شکار	بکشمیر بودند نامی چہار

بہر یک خلیفه بوجه الم	بر رکن چہارم نمایم رقم

شیخ یعقوب صرفیؒ کی شاہ طہماسپ سے ملاقات اور خرقۂ بغداد حضرت امام ابوحنیفہ کوفیؒ کا ذکر بھی کیا ہے رکن اول کی تکمیل یوں درج ہے۔

عجب نامۂ دل پذیر آمده	حکایات این بے نظیر آمده

ریاض الاسلام آمده نام این	ہمین است تاریخ اتمام این

رکن دوم میں رشیوں کے حالات نظم کیے ہیں کہیں کہیں کچھ پند آموز حکایات نثر میں بھی لکھی ہیں مثلاً ملک سیف نامی ایک شخص کے قاتل کی اس زمانے میں کھوج لگانے سے متعلق حکایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ملک الفسر ست و ریاضت او را طلبانید و باد گفت این مرد را چرا کشته، او انکار نمود، بفر مود تا کارد از کمرش کشیدند، خون آلود بود، آنمرد گفت که برای مہمانی باین کارد مرغی کشته ام، ملک کسان را بخانه اش فرستاد، تحقیق کردند نه مہمانی داشت نه مرغی کشته بود......"

Scanned with CamScanner

چوبی قافیہ ہست موزون کلام نہ نظم و نہ نثر است ای ذی ہمام

ارض کشمیر جنت بے نظیر کی صفات کے عنوان سے شائق نئے بہت کچھ لکھا ہے ملاحظ ہوں۔

مرا باز بوی بہار آمدہ شمیم سرِ کوی یار آمدہ

دلم باز چون غنچہ گل شگفت دما غم ز کیفیت مل شگفت

نسیمی ز جنت وزیدہ دگر شمیمی مرا ہوش بردہ ز سر

شنو وصف کشمیر جنت سرشت کہ در چار فصل است روی بہشت

ہمہ سال باشد ہوا معتدل نوای عنا دل بجوشد ز دل

بہارش بہار و خزان ہم بہار بہارِ بہار است و خرم بہار

شائق ''ریاض الاسلام'' نام کی جو مثنوی سکھ جیون مل کے ایماء پر دوسرے درباری شعراء کے گروہ میں لکھی وہ چار جلدوں پر مشتمل تھی ریاض الاسلام نام کی یہ مثنوی کشمیر کے رشیوں، صوفیوں اور ولیوں کے حالات سے متعلق ہے اور اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل شائق نے اپنے ہمعصر بزرگان دین اور صوفیا کا ذکر کیا ہے لیکن پھر بھی اسکی ہمہ جہت اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ کے باب میں ایک جگہ رکن اول میں لکھا ہے:

''بقیہ داستان حضرت ایشان یعنی شیخ یعقوب صرفیؒ کہ مرتبہ سیوم از کشمیر بکعبہ رفتہ اند سرعت مراجعت فرمود کتب معتبر آوردہ اند و شرح تصانیف ایشان........''

مثنوی کے چند موجود ابتدائی اشعار یوں ہیں۔

ہم از ریشیان سعادت نشان ہم از عالمان عمل افتران

زشاہان بتقریب سازم بیان
که تاریخ کشمیر یا بم عیان

ہزار و صد و سال ہفتاد و چار
شد از ہجر پیغمبر کرد گار

که این رکن اول به آخر رسید
دوم رکن از ریشیان سعید

ازین پس سیوم رکن سازم رقم
خدا یا توفیق بخش از کرم

که این نامه نماند زمن روزگار
که ذکریست از اولیای کبار

چه میگفتم و در چه پر دا ختم
کجا بود او ہم کجا تا ختم

ازان شیخ دین صرفی باکمال
کنم ختم این قصۂ خوش مقال

خلیفه ازان شیخ عرشان شکار
بکشمیر بودند نامی چہار

بہر یک خلیفه بوجه الم
بر کن چہارم نمایم رقم

شیخ یعقوب صرفیؒ کی شاہ طہماسپ سے ملاقات اور خرقۂ بغداد حضرت امام ابوحنیفہ کوفیؒ کا ذکر بھی کیا ہے رکن اول کی تکمیل یوں درج ہے۔

عجب نامۂ دل پذیر آمده
حکایات این بے نظیر آمده

ریاض الاسلام آمده نام این
ہمین است تاریخ اتمام این

رکن دوم میں رشیوں کے حالات نظم کیے ہیں کہیں کہیں کچھ پند آموز حکایات نثر میں بھی لکھی ہیں مثلاً ملک سیف نامی ایک شخص کے قاتل کی اس زمانے میں کھوج لگانے سے متعلق حکایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ملک الفسرست در یاضت اور اطلبانید و باد گفت این مرد را چرا کشته، او انکار نمود، بفر مود تا کارداز کمرش کشیدند، خون آلود بود، آنمرد گفت که برای مہمانی باین کارد مرغی کشته ام، ملک کسان را بخانه اش فرستاد، تحقیق کردند نه مہمانی داشت نه مرغی کشته بود......"

Scanned with CamScanner

چوبی قافیہ ہست موزون کلام نہ نظم و نہ نثر است ای ذی ہمام

ارض کشمیر جنت بے نظیر کی صفات کے عنوان سے شائق نئے بہت کچھ لکھا ہے ملاحظ ہوں۔

مرا باز بوی بہار آمدہ شمیم سرِ کوی یار آمدہ
دلم باز چون غنچہ گل شگفت دما غم ز کیفیت مل شگفت
نسیمی ز جنت وزیدہ دگر شمیمی مرا ہوش بردہ ز سر
شنو وصف کشمیر جنت سرشت کہ در چار فصل است روی بہشت
ہمہ سال باشد ہوا معتدل نوای عنا دل بجوشد ز دل
بہارش بہار و خزان ہم بہار بہارِ بہار است و خرم بہار

شائق ''ریاض الاسلام'' نام کی جو مثنوی سکھ جیون مل کے ایماء پر دوسرے درباری شعراء کے گروہ میں لکھی وہ چار جلدوں پر مشتمل تھی ریاض الاسلام نام کی یہ مثنوی کشمیر کے رشیوں، صوفیوں اور ولیوں کے حالات سے متعلق ہے اور اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل شائق نے اپنے ہمعصر بزرگان دین اور صوفیا کا ذکر کیا ہے لیکن پھر بھی اسکی ہمہ جہت اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ کے باب میں ایک جگہ رکن اول میں لکھا ہے:

''بقیہ داستان حضرت ایشان یعنی شیخ یعقوب صرفیؒ کہ مرتبہ سیوم از کشمیر بکعبہ رفتہ اند سرعت مراجعت فرمود کتب معتبر آوردہ اند و شرح تصاینف ایشان........''

مثنوی کے چند موجود ابتدائی اشعار یوں ہیں۔

ہم از ریشیان سعادت نشان ہم از عالمان عمل افتران

Scanned with CamScanner